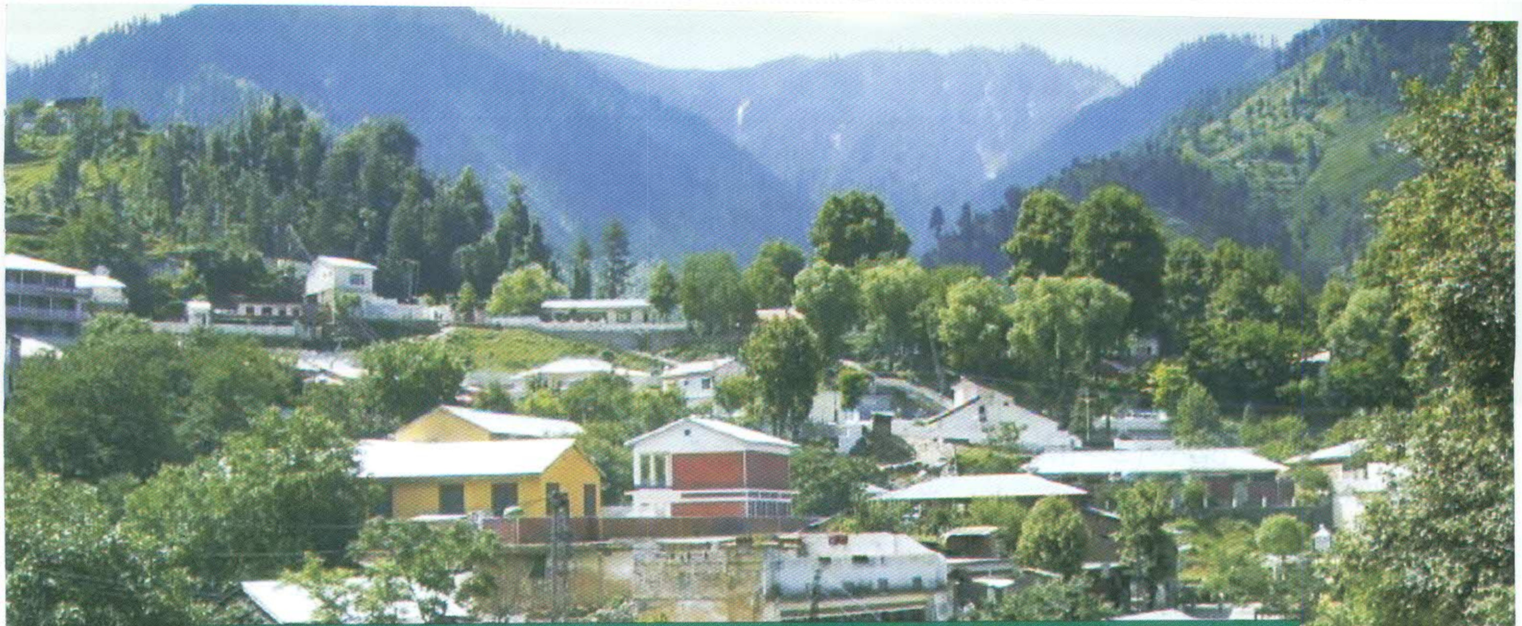

# سوات میں نافذ ہونے والا شرعی نظام عدل ریگولیشن ۲۰۰۹ء

شمال مغربی سرحدی صوبے کے وہ قبائلی علاقے جنہیں صوبائی سطح پر صوبہ سرحد کے زیرانتظام علاقوں میں شمار کیا جاتا ہے، عدالتوں کے ذریعے نفاذ نظام شریعت کے تحت آئیں گے، ماسوائے ان قبائلی علاقوں کے جو مانسہرہ کے ضلع سے ملحقہ اور ہزارہ ڈویژن کی سابق ریاست ''امب'' کے ذیل میں آتے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ (3) آرٹیکل 247 کی رو سے، مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) یا صوبائی اسمبلی کے کسی بھی اقدام یا تحریک، کا اطلاق صوبے کے زیرانتظام قبائلی علاقوں پر، یا ان کے کسی حصے پر اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک کہ صوبے کا گورنر، جس کی عمل داری میں مذکورہ علاقہ جات واقع ہیں، صدر مملکت کی منظوری کے ساتھ اس کی ہدایات، جاری نہ کردے اور ایسی ہدایات جاری کرتے وقت کسی بھی قانون کے سلسلے میں، گورنر ایسی ہدایات بھی جاری کرسکتا ہے کہ قبائلی علاقوں پر کسی قانون کا اطلاق کرتے وقت، یا اس کے کسی مخصوص حصے پر ایسا اطلاق کرتے وقت ان تمام مستثنیات اور ترامیم کو موثر تصور کیا جائے گا جو وقتاً فوقتاً اس سمت میں تجویز کی جائیں گی۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کی دفعہ (4) آرٹیکل 247 کی رو سے صوبے کا گورنر، صدر مملکت کی پیشگی منظوری کے بعد کسی بھی ایسے معاملے کی بابت، جو صوبائی اسمبلی کی قانونی عمل داری میں آتا ہو، ایسے ریگولیشنز (قواعد وضوابط) وضع کرسکتا ہے جو صوبے کے زیرانتظام قبائلی علاقوں میں امن اور گڈ گورننس کے قیام کو یقینی بنا سکے۔ چنانچہ ان اختیارات کو استعمال کرتے ہوئے شمال مغربی سرحدی صوبے کے گورنر نے صدر مملکت کی منظوری کے بعد درج ذیل ریگولیشنز کا اعلان کیا ہے۔

## مختصر ٹائٹل...... مدت اور آغاز

☆ اس ریگولیشن کو ''شریعت نظام عدل ریگولیشن 2009ء'' کا نام دیا جائے۔

☆ اس کا اطلاق صوبے کے زیرانتظام آنے والے ان تمام علاقوں پر ہوگا، ماسوائے ان قبائلی علاقوں کے جو ضلع مانسہرہ سے ملحقہ اور ریاست امب میں شامل ہیں، اور آگے چل کر جنہیں مذکورہ علاقوں کے نام سے پکارا جائے گا۔

☆ اس ریگولیشن پر فوری عمل درآمد کیا جائے گا۔

☆ ان ریگولیشنز میں اسی وقت تک، جب تک موضوع یا متن میں کسی قسم کی ناخوشگوار تبدیلی واقع نہ ہوجائے:

الف) عدالت کا مطلب ہوگا، ایسی عدالت، جس کا دائرہ عمل واختیار مکمل طور پر آزاد اور خودمختار ہو اور جسے موجودہ ریگولیشن کے تحت قائم اور مقرر کیا گیا ہو جس میں اپیل کے لیے بھی عدالت شامل ہوگی یا پھر کیس کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے نظرثانی کی عدالت بھی شامل کی جاسکتی ہے۔

ب) ''دارالقضا'' کا مطلب ہوگا، ایسی عدالت جہاں آخری اپیل دائر کی جا سکے یا نظر ثانی کی عدالت جو مذکورہ علاقے کی حدود کے اندر واقع ہو اور جو آئین کی دفعہ (2) آرٹیکل 183 کے عین مطابق ہو۔

ج) ''دارالقضاء'' کا مطلب ہوگا اپیل یا نظر ثانی کی عدالت جسے شمال مغربی سرحدی صوبے کے گورنر نے مذکورہ علاقے کی حدود کے اندر قائم کیا ہو، جو آئین کی دفعہ (4) آرٹیکل (198) کے عین مطابق ہو۔

د) گورنمنٹ سے مراد ہوگی شمال مغربی سرحدی صوبے کی گورنمنٹ۔

ہ) پیراگراف کا مطلب ہوگا اس ریگولیشن کا ایک پیراگراف۔ ''تسلیم شدہ ادارے'' کا مطلب ہوگا شریعت اکیڈمی، جسے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی آرڈیننس مجریہ 1985ء (xxx of 1985) کے تحت قائم کیا گیا ہوں یا پھر کوئی ایسا ادارہ جو علوم شرعیہ کی تربیت دیتا ہو اور جسے حکومت منظور کر چکی ہو۔

و) ''تجویز کنندہ'' کا مطلب ہوگا، اس ریگولیشن کے زمرے میں آنے والے قوانین کے تحت تجویز کردہ۔

ز) قاضی کا مطلب ہوگا ایسا مقرر کردہ عدالتی افسر جسے شیڈول (2) کے کالم 3 کے عین مطابق تعینات کیا گیا ہو۔

ح) ''منظور شدہ ادارے'' کا مطلب ہوگا شریعہ اکیڈمی جسے انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی آرڈیننس 1985ء یا کسی ایسے ادارے کے تحت قائم کیا گیا ہو جو شرعی علوم کی تربیت دیتا ہو اور حکومت سے منظور شدہ ہو۔

ط) ''شیڈول'' کا مطلب ہوگا موجودہ ریگولیشن کا کوئی شیڈول۔

ی) شریعت سے مراد ہوگی وہ اسلامی تعلیمات واحکامات جو قرآن مجید اور سنت نیز اجماع اور قیاس میں بیان کی گئی ہیں۔

## وضاحت

کسی بھی مسلمان فرقے کے پرسنل لاء کا اطلاق کرتے وقت، جب کبھی قرآن مقدس اور سنت کے الفاظ استعمال ہوں گے، تو ان کا مطلب ہوگا قرآن اور سنت نبوی ﷺ کی وہ تعبیر وتشریح، جو مذکورہ مسلمان فرقے کے نزدیک صحیح اور درست ہے۔

۱) دیگر تمام الفاظ جن کی تعریف موجودہ ریگولیشنز میں نہیں کی گئی ان کا مطلب اور مفہوم وہی ہوگا جو کسی بھی ایسے قانون میں موجود ہوگا جو مذکورہ علاقے میں وقتی یا عارضی طور پر نافذ العمل ہوں گے۔

۲) دیگر تمام ایسے الفاظ جن کی خصوصی تعریف یا وضاحت اس ریگولیشنز میں نہیں دی گئی ان کا بھی مطلب وہی ہوگا جو مذکورہ علاقے میں وقتی یا عارضی طور پر کسی بھی نافذ العمل قانون کو دیا جاتا ہے۔

۳) بعض قوانین کا اطلاق (1) وہ قوانین جو شیڈول-1 کے کالم 2 میں دیئے گئے اور شمالی مغربی سرحدی صوبے میں اس ریگولیشنز کے نفاذ سے قبل، نفاذ العمل تھے اور ان کے علاوہ وہ تمام قوانین، نوٹیفکیشن اور احکامات جو ریگولیشنز کے آغاز اور مفاذ سے قبل مذکورہ علاقوں میں نافذ العمل تھے۔

۴) وہ تمام قوانین جن کا اطلاق مذکورہ علاقے پر ہوگا جن میں وہ قوانین بھی شامل ہیں جو ذیلی پیراگراف (1) میں بیان کیے گئے ہیں اور جن اتمام مستثنیات اور ترامیم سے مشروط ہوں گے جن کا ذکر موجودہ ریگولیشنز میں کیا گیا ہے۔ بعض قوانین کالعدم ہو جائیں گے یا ان پر عمل درآمد نہیں ہوگا اگر اس ریگولیشنز کے آغاز اور نفاذ سے فوری پیشتر، مذکورہ علاقوں میں، کوئی ایسا قانون نافذ العمل تھا اور اس پر عمل درآمد ہو رہا تھا کوئی ایسا ذریعہ رسوم و رواج یا کسی اول شکل میں کوئی بھی ایسا قانون موجود تھا جو قرآن مجید اور سنت نبوی کے احکامات، تعلیمات اور ہدایات کے عین مطابق نہ تھا تو ایسی صورت میں موجودہ ریگولیشنز کا نفاذ ہوتے ہی اس علاقے میں ایسے تمام قوانین فوری طور پر کالعدم تصور کیے جائیں گے۔

## عدالتیں

دارل، دارالقضا اور دارالقضاء کے علاوہ مذکورہ علاقے میں درج ذیل عدالتیں بھی کام کرتی رہیں گی جنہیں با اختیار دائرہ عمل و اختیار حاصل رہے گا:

الف) ضلع قاضی کی عدالت

ب) اضافی ضلع قاضی کی عدالت

ج) اعلیٰ علاقہ قاضی کی عدالت

د) علاقہ قاضی کی عدالت

اور

(ہ) ایگزیکٹو مجسٹریٹ کی عدالت

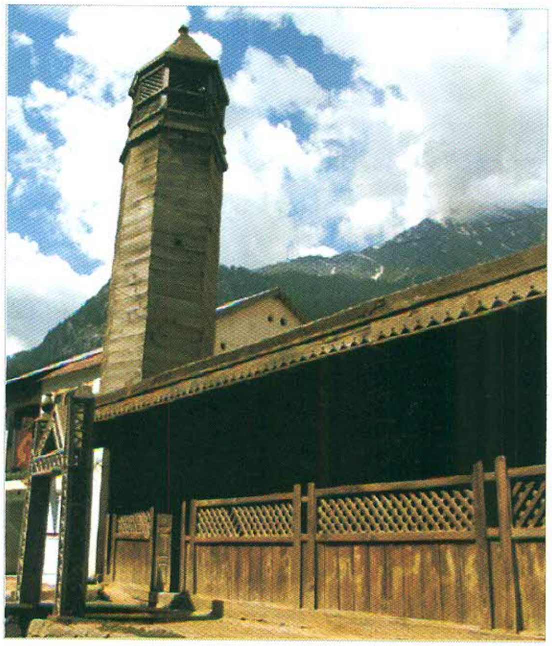

## قضاۃ، ان کے اختیارات اور فرائض

(1) مذکورہ علاقے میں، تعینات ہونے والے ''علاقہ قاضی'' کو شمال مغربی سرحدی صوبے کے عدالتی افسر کا درجہ اور حیثیت حاصل ہوگی، بہرنوع اس سلسلے میں ترجیح ان عدالتی افسران کو دی جائے گی جنھوں نے کسی تسلیم شدہ ادارے سے شریعت کے کورس کی تکمیل کی ہوگی۔

(2) فوجداری مقدمات کی کارروائی اور پیش رفت کے حوالے سے تمام تر اختیارات، فرائض اور ذمہ داریاں شمال مغربی سرحدی صوبے کے ان عدالتی افسران کو ان قوانین کے تحت تفویض کی جائیں گی، جو علاقے میں وقتی طور پر نافذ العمل ہوں گے اور جن پر شیڈول نمبر 2 کے متعلقہ کالم کے تحت مسلیم شدہ اصول شرعیہ کے عین مطابق عمل درآمد کیا جا رہا ہوگا۔

> کسی بھی مسلمان فرقے کے پرسنل لاء کا اطلاق کرتے وقت، جب کبھی قرآن اور سنت کے الفاظ استعمال ہوں گے، تو ان کا مطلب ہوگا قرآن و سنت نبوی ﷺ کی وہ تعبیر، جو مذکورہ مسلمان فرقے کے نزدیک صحیح ہے۔

(3) دارالقضا کے عہدے کی نگرانی سے مشروط، ضلع قاضی ماتحت عدالتوں کی کارروائی کی نگرانی کرے گا اور متعلقہ ضلعی پولیس افسر کے توسط سے خدمت گار اسٹاف کی تقرری کو اپنے دائرہ اختیار کی مقامی حدود میں رہتے ہوئے ممکن بنائے گا۔

## ایگزیکٹو مجسٹریٹ

(1) ہر ضلع اور محفوظ علاقے میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، سب ڈویژنل مجسٹریٹس اور دیگر ایگزیکٹو مجسٹریٹس صوبے کے گورنر کی ضروریات کے عین مطابق تعینات کئے جائیں گے۔

(2) ڈسٹرکٹ مجسٹریت اور تمام دیگر ایگزیکٹو مجسٹریٹس اپنے فرائض، ذمہ داریوں اور اختیارا کا استعمال شریعت کے تسلیم قوانین کے علاوہ ان قوانین کے مطابق کریں گے جو وقتی طور پر اس علاقے میں نافذ العمل ہیں۔

(3) قیام امن، نظم و نسق اور امن عامہ، حکومت کی ایگزیکٹو اتھارٹی کا نفاذ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے فرائض منصبی، ذمہ داریوں اور اختیارات میں شامل ہوگا۔ اس مقصد کے حصول کی غرض سے وہ شریعت کے تسلیم شدہ قوانین کی رو سے کسی بھی فرد کے خلاف ایکشن لینے کا مجاز ہوگا۔

(4) وہ تمام کیسز جو اس ریگولیشنز کے شیڈول نمبر 111 میں شامل ہیں انہیں خصوصی پرطور ایگزیکٹو مجسٹریٹ کی عدالتوں میں چلایا جا سکے گا۔

## وضاحت

''سد ذرائع جنایات'' کا مطلب ہے وہ تمام اقدامات اور فیصلے جو شرعی قوانین کے تحت یا کسی دیگر ایسے قانون کی روشنی میں کئے گئے ہیں جو جرائم پر قابو پانے کے لیے علاقے میں نافذ العمل ہے۔

## قاضی عدالت یا ایگزیکٹو مجسٹریٹ کو چالان کی پیشی

1- پولیس اسٹیشن کے ہر ایک افسر انچارج کی یہ ڈیوٹی ہوگی کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ ہر ایک فوجداری مقدمے میں مکمل چالان متعلقہ عدالت کے روبرو، ایف آئی آر درج کرانے کی تاریخ کے، چودہ دنوں کے اندر اندر پیش کر دیا جائے ماسوائے اس کیس کے جس میں متعلقہ قاضی یا ایگزیکٹو مجسٹریٹ نے مخصوص مدت کے لیے وقت کی خصوصی توسیع کے احکامات صادر کئے ہوں۔ اگر کوئی بھی افسر انچارج جس کا تعلق پولیس اسٹیشن یا تحقیقاتی افسر سے ہو مکمل چالان مقرر مدت کے اندر جمع کرانے میں ناکام ہو تو قاضی یا ایگزیکٹو مجسٹریٹ اس معاملے کو مجاز اتھارٹی کے حوالے کر دے گا تا کہ اس تاخیر کے ذمہ دار کے خلاف تادیبی کارروائی کی جا سکے اور اس کے خلاف ضروری تنظیمی کارروائی کرتے ہوئے اس کی اطلاع متعلقہ قاضی یا ایگزیکٹو مجسٹریٹ کو دی جائے۔

2- پولیس اسٹیشن کا افسر انچارج، ایف آئی آر کی ایک نقل متعلقہ قاضی یا ایگزیکٹو مجسٹریٹ کے روبرو چوبیس گھنٹوں کے اندر اندر پیش کرتے ہوئے قاضی اور ایگزیکٹو مجسٹریٹ کو وقتاً فوقتاً کیس کی تحقیقاتی پیش رفت سے آگاہ کرتا رہے گا۔

3- مقدمات کے فیصلے بھی شریعت کے قوانین کی روشنی میں کئے جائیں گے۔ قرآن مجید اور سنت نبوی کی تعلیمات، احکامات اور ہدایات کی تعبیر و تشریح کے پیش نظر قاضی اور ایگزیکٹو مجسٹریٹ قرآن مجید اور سنت نبوی کی تعلیمات کے تسلیم شدہ اصولوں کو ہر قدم پر پیش نظر رکھیں گے اور اس مقصد کے حصول کی غرض سے اسلام کے تسلیم شدہ فقہاء کی آراء اور خیالات کو بھی مدنظر رکھیں گے۔

4- کوئی بھی عدالت اس وقت تک کسی مقدمے کی سماعت نہیں کر سکے گی، جب تک مدعی اور مدعا علیہ متعلقہ کاغذات و دستاویزات کی بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک وصولی کی توثیق نہ کر دیں۔

5- مقدمے کی دفاعی کارروائی کے دوران، تمام متعلقہ کاغذات، شواہد اور دستاویزات کی نقول اور تمام غیر سرکاری گواہوں کی جانب سے داخل کئے گئے بیانات حلفی عدالت کے روبرو پیش کئے جائیں گے جو اوتھ کمشنر سے باقاعدہ تصدیق شدہ ہوں گے۔ اس سلسلے میں جو بیانات حلفی داخل کئے جائیں گے وہ گواہوں کی آزمائش کا واحد ذریعہ تصور کئے جائیں گے۔

6- دیوانی نوعیت کے تمام مقدمات میں تحریری بیانات سات دنوں کے اندر اندر داخل کئے جائیں گے اور جہاں مدعا علیہ ایسا کرنے میں ناکام ہوگا اس کا دفاع فوری طور پر خارج کر دیا جائیگا ماسوائے اس صورت کے کہ متعلقہ عدالت تحریری بیانات داخل کرنے کی تاریخ میں توسیع کرتے ہوئے غیر معمولی حالات کی بنیاد پر مزید سات دنوں کا اضافہ نہ کردے۔ بہرحال اس توسیعی مدت میں مزید اضافہ ممکن نہ ہوگا خواہ اس کی وجوہ کچھ بھی کیوں نہ ہوں۔

7- تمام ثبوتوں اور شواہد کی تکمیل کے بعد، عدالت فریقین سے مقررہ تاریخ پر زبانی یا تحریری اپنے اپنے موقف کے مطابق دلائل پیش کرنے کے لئے کہے گی اور اگر فریقین میں سے کوئی بھی مقررہ تاریخ پر اپنے دلائل زبانی یا تحریری طور پر پیش کرنے میں ناکام رہتا ہے تو ایسی صورت میں عدالت میرٹ کی بنیاد پر مقدمے کا فیصلہ سنا دے گی۔

8- کسی بھی دیوانی یا فوجداری مقدمے میں عدالت کسی بھی فریق کو اس وقت تک کوئی مہلت نہیں دے گی تاوقتیکہ اسے یہ احساس نہ ہو جائے کہ یہ مہلت ناگزیر ہے۔

## ٹائم شیڈول کی پابندی

۱) دیوانی مقدمے کے فیصلے کی غرض سے جو مدت دی جائے گی وہ کسی بھی صورت میں چھ ماہ سے زائد نہیں ہوگی اور، اسی طرح فوجداری مقدمے کو نمٹانے کے لیے جو مدت دی جائے گی وہ چار ماہ سے زیادہ نہیں ہوگی۔ بہرصورت یہ مدت معیاری وقت کے عین مطابق ہوگی جس میں مقدمے کی کارروائی اور پیش رفت پر صرف ہونے والا وقت شامل نہیں ہوگا۔

۲) قاضی کسی بھی مقدمے کو مقررہ ٹائم میں کسی بھی وجہ یا سبب کی بناء پر کوئی تاخیر ہوتی ہے اور ٹائم شیڈول متاثر ہوتا ہے تو ایسی صورت میں وہ ضلع قاضی کو تاخیر کے اسباب سے آگاہ کرے گا یا پھر کیس کی نوعیت کے مطابق، دارالقضا کے پریذائیڈنگ افسر کو تاخیر کے اسباب سے مطلع کرے گا اور انہی ہدایات پر عمل درآمد کا پابند ہوگا جو ان میں سے کوئی بھی عدالت اسے جاری کرے گی۔

۳) ایگزیکٹو مجسٹریٹ بھی مقررہ مدت کے اندر کسی مقدمے کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کا پابند ہوگا اور کسی مقدمہ میں مقررہ مدت کی پابندی نہ کر سکنے کی صورت میں، اس مقدمے کے تاخیری اسباب کی وضاحت کے ہمراہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت کو مطلع کردے گا اور اس کی دی ہوئی ہدایت پر عمل کرے گا۔

۴) اگر ضلع قاضی یا پریذائیڈنگ افسر (دارالقضا) قاضی کی عدالت میں چلنے والے کسی مقدمے کی کارروائی میں ہونے والی تاخیر کی جانچ پڑتال کے دوران اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ یہ تاخیری حربے مقدمہ کے کسی ایک فریق کی جانب سے استعمال کیے گئے ہیں تو وہ ایسے فریق سے جرمانے کی وصولی کے بعد متعلقہ عدالت کو ہدایت کرے گا کہ وہ اس مقدمہ کو زیادہ سے زیادہ ایک مہینے کی مدت کے اندر اندر نمٹائے۔

۵) اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ، یا ایگزیکٹو مجسٹریٹ کے روبرو کسی مقدمے میں ہونے والی تاخیر کی جانچ پڑتال کے بعد اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ یہ تاخیری حربے مقدمے کے کسی ایک فریق نے دیدہ ودانستہ استعمال کئے ہیں وہ تو ایسے فریق سے جرمانہ کی رقم کی وصولی کا تعین کرنے کے بعد ایگزیکٹو مجسٹریٹ کی عدالت کو ہدایات جاری کرے گا وہ زیادہ سے ایک ماہ کی مدت کے اندر اس مقدمے کو نمٹا دے۔

۶) اگر ضلع قاضی کی رائے کے مطابق، یا دارالقضا کے پریذائنڈنگ افسر کے نزدیک، یہ ثابت ہو جائے کہ قاضی یا پھر ایگزیکٹو مجسٹریٹ بذات خود مقدمے کی کارروائی میں سے کوئی بھی

الف) قاضی کو ناپسندیدگی کا خط جاری کرے گا۔ اگر کسی قاضی کو سال میں تین مرتبہ ناپسندیدگی اور ناخوشی کے ایسے خطوط موصول ہوئے تو اسے اپنی بات کہنے کا موقع فراہم کرتے ہوئے اس کی سروس ریکارڈ بک میں اس کا اندراج کرے گا۔

ب) اگر ایگزیکٹو مجسٹریٹ، اس تاخیر کا ذمہ دار پایا گیا تو اس کی اطلاع ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو دی جائے گی اور اس سے ایگزیکٹو مجسٹریٹ کے

خلاف تادیبی کارروائی لیے کہا جائے گا جس پر عمل درآمد کا وہ پابند ہوگا۔

۷) فوجداری مقدمات میں تحقیقاتی افسر کیس فائل کی تین نقول تیار کرے گا، عدالتی فائل اس کے علاوہ ہوگی تا کہ مقدمے کی سماعت کرنے والی عدالت عدالتی فائل کو باقاعدہ سماعت کے لیے اپنے پاس رکھ سکے۔

جب کہ بقیہ دونوں فائلیں متعلقہ عدالت کے پاس اس وقت بھیجی جائیں گی جب ان کی ضرورت پڑے گی۔

۸) موجودہ عدل ریگولیشنز کے تحت، کوئی اپیل یا نظرثانی کی درخواست فیصلے کے 30 یوم کے اندر اندر داخل کی جاسکے گی اور فریق مخالف کو اس کی نقول رجسٹرڈ ڈاک کے ذریعے ارسال کردی جائیں گی۔ اپیل یا نظرثانی کی درخواست کی سماعت کرنے والی عدالت تین یوم کے اندر اپنے فیصلے کا اعلان کردے گی۔

۹) مقدمے کے حوالے سے جاری کی جانے والی ڈیکری یا تو متعلقہ عدالت جاری کرے گی جس نے فیصلہ صادر کیا ہے یا پھر وہ عدالت جاری کرے گی جس کے پاس اسے ارسال کیا گیا ہے جس کی مدت دو ماہ سے زائد نہ ہوگی۔

## عدالتوں کا قیام

۱) موجودہ نظام عدل ریگولیشنز کے نافذ العمل ہوتے ہی حکومت ضروری اقدامات کرتے ہوئے مطلوبہ تعداد میں عدالتیں قائم کرے گی تا کہ عوام کو فوری طور پر، انصاف کی فراہمی کو ممکن بنایا جاسکے اور انہیں مقررہ مدت کے اندر انصاف مہیا کیا جاسکے۔

۲) اگر کسی بھی وقت زیر التواء مقدمات کی تعداد، ڈیڑھ سو سے متجاوز ہوجائے جو ضلع قاضی، ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا پھر اضافی ضلع قاضی کی عدالتوں میں زیر سماعت ہوں، یا پھر اعلیٰ علاقہ قاضی ایگزیکٹو مجسٹریٹ کی عدالتوں میں زیر التواء مقدمات کی تعداد دو سے تجاوز کر جائے تو ایسی صورت میں حکومت کے لیے یہ ضروری ہوگا کہ وہ ایک نئی عدالت کا قیام عمل میں لائے اور اسے تمام سہولتیں فراہم کرے تا کہ مقررہ مدت کے اندر عوام کو انصاف کی فراہمی ممکن ہوسکے۔

## اپیل اور نظرثانی

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے عین مطابق، دارالقضاء کے جاری کردہ عدالتی احکامات، فیصلوں یا ڈیکری کے خلاف دائر کی جانے والی کوئی بھی اپیل یا نظرثانی کی درخواست ''دارالقضاء'' میں پیش کی جاسکے گی جو اسی مقصد سے قائم کی گئی ہے۔

نظام عدل ریگولیشنز کے خلاف کراچی میں آویزاں ایک بینر